محمد طاہر رزاق

مرزا قادیانی !ایک خاندانی غدار

انگریز غلام ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں پر "جھوٹی نبوت" کی کاری ضرب لگانے کا فیصلہ کر چکا تھا..... منصوبہ مکمل ہو چکا تھا..... صرف اس شخص کی تلاش تھی..... جسے نبی بنانا تھا..... اور اس سے دعویٰ نبوت کرانا تھا..... انگریز نے ہندوستان سے اپنے چند اہم غداروں کو بلایا..... ایک خفیہ میٹنگ ہوئی..... انگریز نے انہیں جھوٹی نبوت کے سارے منصوبے سے آگاہ کیا..... اور انہیں ترغیب دی کہ ان میں سے کوئی شخص دعویٰ نبوت کرے..... یہ بات سن کر بڑے بڑے غدار کانپ اٹھے..... وہ فرنگی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے..... اور کہنے لگے:

"جناب ہم آپ کے غلام ہیں..... ہم ضمیر فروش ہیں..... ہم ملت فروش ہیں..... ہم غیرت فروش ہیں..... ہم نے اپنی دھرتی ماتا کا خون پیا ہے..... ہم نے اپنے وطن کے مجاہد کو غلامی کی یہ زنجیریں پہنائی ہیں..... اذیت ناک سزائیں دلوائی ہیں..... ہم نے آپ کو انتہائی سستے فوجی سپاہی بھرتی کے لیے دیے ہیں..... لیکن اس کام کی ہم میں ہمت نہیں..... اس کے تصور سے ہی ہم جیسے بے ضمیر بھی لرز لرز جاتے ہیں..... ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت ختم نبوت پر اپنے غلیظ قدم نہیں رکھ سکتے..... ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کو نوچ نہیں سکتے..... ہم قرآن و حدیث پر تحریف کی قینچی نہیں چلا سکتے..... ہمیں معاف کر دیجیے..... یہ کہہ کر بڑے بڑے غدار انگریز کے قدموں پہ گر گئے۔

اس صورت حال میں ایک کریہہ الصورت اور کانا شخص سینہ تان کر کھڑا ہوتا ہے اور انگریز سے کہتا ہے کہ جناب میں اس کام کے لئے حاضر ہوں۔ جہاں ان غداروں کی غداریوں کی انتہا ہوتی ہے، وہاں سے میری غداریوں کی ابتدا ہوتی ہے۔

اس کے بعد اس کریہہ الصورت شخص نے سر جھکائے غداروں کی طرف پلٹتے ہوئے پھنکار کر کہا "جناب انگریز صاحب" یہ سب غدار تو ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی نسلی غدار نہیں۔ جب کہ میں ایک پکا نسلی اور خاندانی غدار ہوں۔ مجھے غداری وراثت میں ملی ہے۔ غداری میرے خون میں شامل ہے۔ غداری میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے..... میرا سارا وجود غداری کی کمائی سے پلا ہوا ہے..... میرا باپ مرزا غلام مرتضیٰ ایک تاریخ ساز غدار تھا..... میرا بھائی مرزا غلام قادر غداروں کی پیشانی کا جھومر تھا..... ان کے مرنے کے بعد یہ خدمات اب میرے ذمے ہیں..... اور میں چوبیس گھنٹے آپ کے اشارہ ابرو پر حاضر ہوں"

محترم قارئین! آپ نے پہچانا..... یہ کریہہ الصورت اور کانا شخص کون تھا؟ یہ قمر غداراں، مرزا قادیانی تھا۔ مرزا قادیانی، اس کے باپ اور اس کے بھائی نے ملت اسلامیہ کے ساتھ کیا کیا غداریاں کیں۔ بطور نمونہ ثبوت پیش خدمت ہے:

"اور میرا باپ اس طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمات بجا لاتا رہا۔ یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی

خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں میں سے سمجھا۔" (نور الحق، حصہ اوّل، ص ۲۸، مصنفہ مرزا قادیانی)

"پھر جب میرا باپ فوت ہو گیا، تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسے ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی" (نور الحق، حصہ اوّل، ص ۲۸، مصنفہ مرزا قادیانی)

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربار انگریزی میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی "تاریخ رئیسان پنجاب" میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکاری انگریز کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریز کی امداد میں دیئے تھے۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گزرگاہ پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا"

(کتاب البریہ، اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء، ص ۳، مصنفہ مرزا قادیانی)

"سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اوّل درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے۔" (مرزا قادیانی کی لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے حضور درخواست مندرجہ تبلیغ رسالت، جلد ہفتم۔ ص ۸-۹-۱۱، مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

"ہمارا جاں نثار خاندان سرکار دولت مدار (سلطنت انگلشیہ) کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ہم نے سرکاری انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا"

(تبلیغ رسالت، جلد ہفتم مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے باپ کے جہنم رسید ہونے پر پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مرزا قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر کے پاس ۱۹ جون ۱۸۷۶ء کو جو مراسلہ بھیجا، اس میں تعزیتی کلمات کے بعد لکھا گیا مضمون پیش خدمت ہے۔:

"Ghulam Murtaza who was a great well wisher and faithful Chief of Government. In Consideration of your family services, I will esteem you with the same respect as that on your loyal father, I will keep in mind the restoration welfare of your family when a favourable opportunity occurs"

ترجمہ: "مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیر خواہ اور وفادار رئیس تھا۔ آپ کے خاندان کی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے، جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی۔ ہم کو اچھے موقع کے نکلنے پر

تمہارے خاندان کی بہتری اور بحالی کا خیال رہے گا"

(المرقوم ۲۹ جنوری ۱۸۷۶ء۔ کتاب البریہ، مصنف مرزا قادیانی)

"مرزا صاحب مشفقی مہربان دوستان مرزا غلام مرتضیٰ خاں صاحب رئیس قادیان، بصد شوق ملاقات واضح ہو کہ پچاس گوڑھے مع سواران زیر افسری مرزا غلام قادر برائے امداد سرکاری و سرکوبی مفسدان مرسلہ آن مشفق ملاحظہ سے گزرے۔ ہم اس ضروری امداد کا شکریہ ادا کرکے وعدہ کرتے ہیں کہ سرکار انگریزی آپ کی اس وفاداری اور جاں نثاری کو ہرگز فراموش نہ کرے گی۔ آن مشفق اس مراسلہ کو بمراد اظہار خدمات سرکار اپنے پاس رکھیں تاکہ آئندہ افسران انگریزی کو آپ کے خاندان کی خدمات کا لحاظ رہے۔ فقط

(الراقم مسٹر جیمس نسبٹ (صاحب بہادر) ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

دستخط بحروف انگریزی ۱۸۵۷ء گورداسپور

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے والد ماجد تھے جنہوں نے ۱۸۵۷ء کے غدر کے موقعہ پر اپنی گرہ سے پچاس گھوڑے اور ان کا سارا سازوسامان مہیا کرکے اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں سے تیار کرکے سرکار کی امداد کے لئے پیش کئے تھے۔

از پیش گاہ (مسٹر جیمس نسبٹ (صاحب بہادر) ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

دستخط بحروف انگریزی (مہر دفتر ڈپٹی کمشنر گورداسپور)

عزیز القدر مرزا غلام قادر ولد مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان

بمقابلہ باغیان ناعاقبت اندیش ۵۷۔ آں عزیز القدر نے بمقام میر تھل اور ترموں گھاٹ جو شجاعت اور وفاداری سرکار انگریزی کی طرف سے ہو کر ظاہر کی ہے، اس سے ہم اور افسران ملٹری بدل خوش ہیں۔ ضلع گورداسپور کے رئیسوں میں سے اس موقعہ پر آپ کے خاندان نے سب سے بڑھ کر وفاداری ظاہر کی ہے۔ آپ کے خاندان کی وفاداری کا سرکار انگریزی کے افسران کو ہمیشہ مشکوری کے ساتھ خیال رہے گا۔ یہ جلدوئے اس وفاداری کے ہم اپنی طرف سے آں عزیز القدر کو یہ سند بطور خوشنودی مزاج عطا فرماتے ہیں۔

المرقوم یکم اگست ۱۸۵۷ء

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام قادر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے جو حضرت صاحب سے چند سال بڑے تھے اور ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے۔

دستخط بحروف انگریزی جنرل نکلسن بہادر

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا قادر خلف مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان

"چونکہ آپ نے اور آپ کے خاندان نے بمقابلہ باغیان بد اندیش و مفسدان بدخواہ سرکار انگریزی غدر ۱۸۵۷ء میں بمقام ترموں گھاٹ میر تھل وغیرہ نہایت دلدہی اور جاں نثاری سے مدد دی ہے اور اپنے آپ کو سرکار انگریزی کا پورا

وفادار ثابت کیا ہے اور اپنے طور پر پچاس سوار معہ گھوڑوں کے بھی سرکار کی مدد اور مفسدوں کی سرکوبی کے واسطے امداد دیے ہیں۔ اس واسطے حضور ایں جناب کی طرف سے بنظر آپ کی وفاداری اور بہادری کے پروانہ ہذا اسنداً آپ کو دے کر لکھا جاتا ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھو۔ سرکار انگریزی اور اس کے افسران کو ہمیشہ آپ کی خدمت اور ان حقوق اور ان جاں نثاری پر جو آپ نے سرکار انگریز واسطے ظاہر کئے ہیں، احسن طور پر توجہ اور خیال رہے گا اور ہم بھی بعد سرکوبی و انتشار مفسدان آپ کے خاندان کی بہتری کے واسطے کوشش کریں گے اور ہم نے مسٹر نسبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو بھی آپ کی خدمات کی طرف توجہ دلادی ہے۔ فقط

المرقوم اگست ۱۸۵۷ء۔

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Qadn.

As you rendered great help in enlisting so wars and supplying horses to Government the Mutiny of 1857 and maintained loyalty since begining up-to-date and thereby gained the favour of the Government a Khilat worth Rs. 200/= is presented you in recognition of good services and as a reward for your loyalty.

Moreover in accordance with the wishes of Chief Commissioner as Conveyed in his NO.576, dated10th August, 1858, this parwana is addressed to you as a token of satisfaction of Government for your fidelity and rupute.

Financial Commissioner Punjab.

تہور و شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضیٰ رئیس قادیان بعافیت باشند از آنجہ کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت و خیر خواہی و مدد دہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگہداشت و بہم رسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہنچی اور شروع مفسدے سے آج تک آپ بدل ہو اخواہ سرکار رہے۔ اور باعث خوشنودی سرکار ہوا۔ لہذا تعلق اس خیر خواہی اور خیر سگالی کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ سرکار سے آپ کو عطا ہوتا ہے۔ اور حسب منشا چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبر ۵۷۶ مورخہ ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی سرکار و نیکنامی وفاداری بنام آپ لکھا جاتا ہے۔

مرقومہ تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء۔

نقل مراسلہ

فنانشل کمشنر پنجاب مشفق مہربان

دوستان مرزا غلام قادر رئیس قادیان حفظ

مسلمانو! یہ خاندانی غدار ...... یہ نسلی غدار ...... آج بھی اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف پوری قوتوں سے مصروف ہیں اور یہ لوگ کلیدی اور حساس عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ...... اور ملک کو تاریک گڑھوں کی طرف لے جا رہے ہیں۔

مسلمانو! ہر قادیانی کا مذہبی عقیدہ ہے ...... کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا ...... اکھنڈ بھارت بنے گا ...... اس لئے ہر قادیانی پاکستان کا غدار ہے ...... ہر قادیانی کا وجود پاکستان کے لئے خطرہ ہے ...... جب تک پاکستان میں قادیانی موجود ہیں ......

پاکستان کو استحکام نہیں مل سکتا ......

پاکستان میں امن و سکون قائم نہیں ہو سکتا ......

پاکستان میں فرقہ واریت کی جنگ ختم نہیں ہو سکتی ......

پاکستان میں اسلامی نظام قائم نہیں ہو سکتا ......

پاکستان میں دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی ......

پاکستان بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں کھلونا بننے سے نہیں بچ سکتا ......

کسی گاؤں کے کنویں میں کتا مر گیا ...... لوگ گاؤں کے مولوی صاحب کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا ...... مولوی صاحب نے لوگوں سے کہا کہ کنوئیں کا سارا پانی نکال دو ...... لوگوں نے سارا پانی نکال دیا ...... پانی نکالنے کے بعد لوگ دوبارہ مولوی صاحب کے پاس آئے ...... اور انہیں بتایا ...... ہم نے سارا پانی نکال دیا ہے ...... اور کنوئیں میں جو نیا پانی آیا ہے ...... اس میں سے یہ پیالہ بھر کر آپ کے لئے لائے ہیں ...... کہ سب سے پہلے آپ پانی پئیں اور اس کے بعد ہمیں پینے کی اجازت دیں ...... مولوی صاحب نے پانی پینے کے لئے پیالہ منہ کے قریب کیا ...... تو انہوں نے دیکھا ...... کہ پیالے میں کتے کے بال تیر رہے ہیں ...... مولوی صاحب نے پیالہ پرے رکھ دیا ...... اور لوگوں سے پوچھا "کیا تم نے کنوئیں کا سارا پانی نہیں نکالا تھا؟

"سارا پانی نکال کر باہر پھینک دیا تھا؟" سب نے جواب دیا۔

"کتا کہاں پھینکا تھا" مولوی صاحب نے پوچھا۔

"کتا تو کنوئیں میں ہی پڑا ہے۔ کتے کے بارے میں تو آپ نے کچھ کہا ہی نہیں تھا" سادہ لوح لوگوں نے جواب دیا۔

مولوی صاحب ان کی اس سادہ لوحی پر پیچ و تاب کھا کر رہ گئے ......

عزیز مسلمانو! انگریز جاتے ہوئے پاکستان کے کنوئیں میں "قادیانیت" کا کتا پھینک گیا ہے جس سے پورے ملک کی آب و ہوا میں بدبو تعفن پھیلا ہوا ہے ...... ہم بار بار بدبو سے تنگ آ کر کنوئیں کا سارا پانی تو بار بار نکالتے ہیں ...... لیکن قادیانیت کا کتا نہیں نکالتے ...... ہم ہزار جتن کر لیں ...... جب تک یہ کتا پاکستان کے کنوئیں سے نہیں نکلے گا ...... پاکستان کی آب و ہوا کبھی صاف نہیں ہوگی ......

آؤ مسلمانو! اپنے اتحاد کی قوت سے اس کتے کو کنوئیں سے نکال کر برطانیہ کی گود میں پھینک دیں ...... تاکہ کتا اپنے مالک کے پاس واپس چلا جائے ...... اور ہم کتے کی نجاست سے بچ جائیں ......!!!